سبق..2

دو بیل

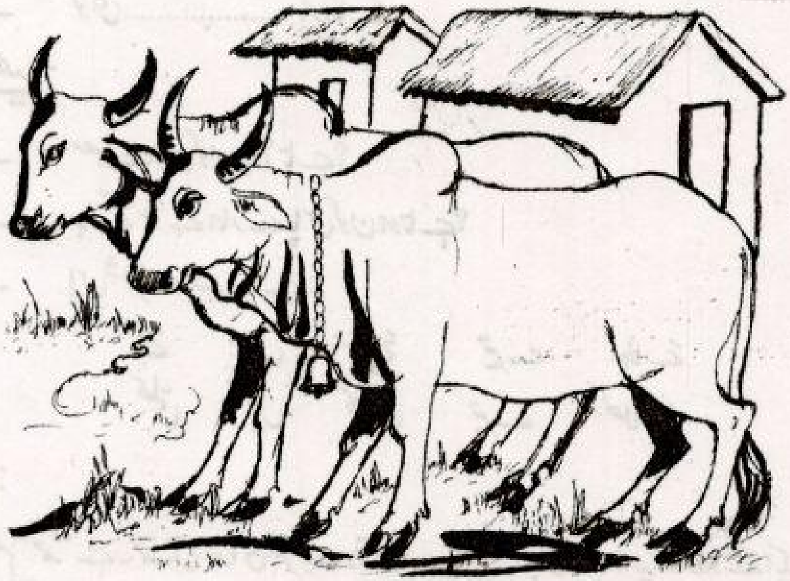

جھوری کے پاس دو بَیل تھے۔ ایک کا نام تھا ہیرا اور دوسرے کا موتی۔ دونوں دیکھنے میں خوب صورت، کام میں چوکس، ڈیل ڈول میں اونچے۔ بہت دِنوں سے ایک ساتھ رہتے رہتے، دونوں میں محبت

ہوگئی تھی۔ جس وقت یہ دونوں بیل ہل یا گاڑی میں جوتے جاتے، اور گردنیں ہلا ہلا کر چلتے، تو ہر ایک کی یہی کوشش ہوتی کہ زیادہ بوجھ میری ہی گردن پر رہے۔ ایک ساتھ ناند میں منھ ڈالتے۔ ایک منہ ہٹالیتا تو دوسرا بھی ہٹالیتا اور ایک ساتھ ہی بیٹھتے۔

ایک مرتبہ جھوری نے دونوں بیل چند دنوں کے لئے اپنی سسرال بھیجے۔ بیلوں کو کیا معلوم وہ کیوں بھیجے جارہے ہیں۔ سمجھے مالک نے ہمیں بیچ دیا ہے۔ اگر ان بے زبانوں کی زبان ہوتی، تو جھوری سے پوچھتے: ''تم نے ہم بے زبانوں کو کیوں نکال دیا؟ ہم نے کبھی دانے چارے کی شکایت نہیں کی۔ تم نے جو کچھ کھلایا، سر جھکا کر کھالیا؛ پھر تم نے ہمیں کیوں بیچ دیا۔''

شام کے وقت دونوں بیل نئے گاؤں جا پہنچے۔ دِن بھر کے بھوکے تھے، دونوں کا دل بھاری ہو رہا تھا۔ جسے اُنھوں نے اپنا گھر سمجھا تھا، وہ اُن سے چھوٹ گیا تھا۔ جب گاؤں میں سونا پڑ گیا، تو دونوں نے زور مار کر رسے تڑالئے اور گھر کی طرف چلے۔ جھوری نے صبح اُٹھ کر دیکھا تو دونوں بیل چرنی پر کھڑے تھے۔ دونوں کے گھٹنوں تک پاؤں کیچڑ میں بھرے ہوئے تھے۔ دونوں کی آنکھوں میں محبت کی ناراضگی جھلک رہی تھی۔ جھوری اُن کو دیکھ کر محبت سے باؤلا ہوگیا، اور دوڑ کر اُن کے گلے سے لپٹ گیا۔ گھر اور گاؤں کے لڑکے جمع ہوگئے تالیاں بجا بجا کر اُن کا خیر مقدم کرنے لگے۔ کوئی اپنے گھر سے روٹیاں لایا، کوئی گُڑ اور کوئی بھوسی۔

جھوری کی بیوی نے بیلوں کو دروازے پر دیکھا تو جل اُٹھی، بولی: '' کیسے نمک حرام بیل ہیں۔ ایک دن بھی وہاں کام نہ کیا، بھاگ کھڑے ہوئے۔''

جھوری اپنے بیلوں پر یہ الزام برداشت نہ کرسکا، بولا: ''نمک حرام کیوں ہیں؟ چارہ نہ دیا ہوگا، تو کیا کرتے۔''

عورت نے تنک کر کہا: ''بس تمہیں بیلوں کو کھلانا جانتے ہو اور تو سبھی پانی پلا پلا کر رکھتے ہیں۔''

دوسرے دن جھوری کا سالا جس کا نام گیا تھا، جھوری کے گھر آیا اور بیلوں کو دوبارہ لے گیا۔ اب

کے اُس نے گاڑی میں جوتا۔ شام کو گھر پہنچ کر گیا نے دونوں کو موٹی رسیوں سے باندھا اور پھر وہی خشک بھوسا ڈال دیا۔

ہیرا اور موتی اس برتاؤ کے عادی نہ تھے۔ جھوری انہیں پھول کی چھڑی سے بھی نہ مارتا تھا؛ یہاں مار پڑی، اِس پر خشک بھوسا؛ ناند کی طرف آنکھ بھی نہ اٹھائی۔ دوسرے دن گیا نے بیلوں کو حل میں جوتا، مگر انہوں نے پاؤں نہ اٹھایا۔ ایک مرتبہ جب اُس ظالم نے ہیرا کی ناک پر ڈنڈا جمایا، تو موتی غصّے کے مارے آپے سے باہر ہوگیا، ہل لے کے بھاگا۔ گلے میں بڑی بڑی رسیاں نہ ہوتیں تو وہ دونوں نکل گئے ہوتے۔ موتی تو بس اینٹھ کر رہ گیا۔ گیا آ پہنچا اور دونوں کو پکڑ کے لے چلا۔ آج دونوں کے سامنے پھر وہی خشک بھوسا لایا گیا۔ دونوں چپ چاپ کھڑے رہے۔ اُس وقت ایک چھوٹی سی لڑکی دو روٹیاں لئے نکلی اور دونوں کے منہ میں ایک ایک روٹی دے کر چلی گئی۔ یہ لڑکی گیا کی تھی۔ اُس کی ماں مر چکی تھی۔ سوتیلی ماں اُسے مارتی رہتی تھی۔ اُن بیلوں سے اُسے ہمدردی ہوگئی۔

دونوں دن بھر جوتے جاتے۔ اُلٹے ڈنڈے کھاتے، شام کو تھان پر باندھ دیئے جاتے اور رات کو وہی لڑکی اُنہیں ایک ایک روٹی دے جاتی۔

ایک بار رات کو جب لڑکی روٹی دے کر چلی گئی، تو دونوں رسیاں چبانے لگے، لیکن موٹی رسی منہ میں نہ آتی تھی۔ بے چارے زور لگا کر رہ جاتے۔ اتنے میں گھر کا دروازہ کھلا اور وہی لڑکی نکلی۔ دونوں سر جھکا کر اس کا ہاتھ چاٹنے لگے۔ اُس نے اِن کی پیشانی سہلائی اور بولی: ''کھول دیتی ہوں، بھاگ جاؤ نہیں تو یہ لوگ تمہیں مار ڈالیں گے۔ آج گھر میں مشورہ ہو رہا ہے کہ تمہاری ناک میں ناتھ ڈال دی جائے۔'' اُس نے رسّے کھول دیئے اور پھر خود ہی چلاّئی اوو دادا! اوو دادا! دونوں پھوپھا والے بیل بھاگے جا رہے ہیں۔ دوڑو ---دوڑو!''

گیا گھبرا کر باہر نکلا، اُس نے بیلوں کا پیچھا کیا۔ وہ اور تیز ہوگئے۔ گیا نے جب اُن کو ہاتھ سے نکلتے دیکھا تو گاؤں کے کچھ اور آدمیوں کو ساتھ لینے کے لئے لوٹا۔ پھر کیا تھا، دونوں بیلوں کو بھاگنے کا موقع مل گیا۔

سیدھے دوڑے چلے گئے۔راستے کا خیال بھی نہ رہا، بہت دور نکل گئے، تب دونوں ایک کھیت کے کنارے کھڑے ہوکر سوچنے لگے کہ اب کیا کرنا چاہئے؟ دونوں بھوک سے بے حال ہو رہے تھے۔کھیت میں مٹر کھڑی تھی، چرنے لگے۔ جب پیٹ بھر گیا تو دونوں اُچھلنے کودنے لگے۔ دیکھتے کیا ہیں ایک موٹا تازہ سانڈ جھومتا چلا آرہا ہے۔دونوں دوست جان ہتھیلیوں پر لے کر آگے بڑھے۔ جوں ہی ہیرا جھپٹا، موتی نے پیچھے سے ہلہ بول دیا۔سانڈ اس کی طرف مڑا تو ہیرا نے ڈھکیلنا شروع کردیا۔سانڈ غصّے سے پیچھے مڑا تو ہیرا نے دوسرے پہلو میں سینگ رکھ دیئے۔بے چارہ زخمی ہوکر بھاگا۔دونوں نے دور تک تعاقب کیا۔جب سانڈ بے دم ہوکر گر پڑا، تب

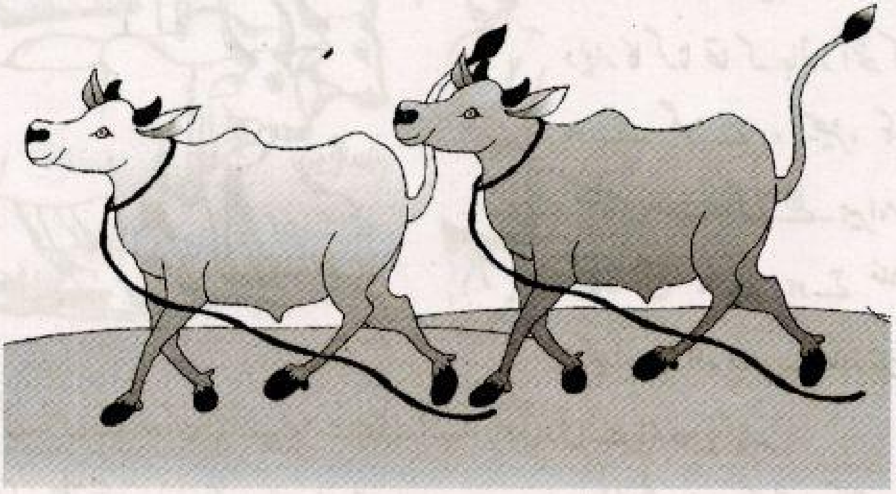

دونوں نے اس کا پیچھا چھوڑا۔

دونوں فتح کے نشے میں جھومتے چلے جا رہے تھے۔پھر مٹر کے کھیت میں گھس گئے۔ابھی دو چار منہ مارے تھے کہ دو آدمی لاٹھی لے کر آگئے اور دونوں بیلوں کو گھیر لیا۔دوسرے دن دونوں دوست کانجی ہاؤس

میں بند تھے۔

اُن کی زندگی میں پہلا موقع تھا کہ کھانے کو تنکا بھی نہ ملا۔ وہاں کئی بھینسیں تھیں، کئی بکریاں، کئی گھوڑے، کئی گدھے، مگر چارہ کسی کے سامنے نہ تھا۔ سب زمین پر مُردے کی طرح پڑے تھے۔ رات کو جب کھانا نہ ملا تو ہیرا بولا: ''مجھے تو معلوم ہوتا ہے کہ جان نکل رہی ہے۔''

موتی نے کہا: ''اتنی جلدی ہمت نہ ہارو، بھائی یہاں سے بھاگنے کا کوئی طریقہ سوچو۔'' باڑے کی دیوار کچی تھی۔ ہیرا نے اپنے نکیلے سینگ دیوار میں گاڑ کر سوراخ کیا اور دوڑ دوڑ کر دیوار سے ٹکریں ماریں۔ ٹکروں کی آواز سن کر کانجی ہاؤس کا چوکیدار لالٹین لے کر نکلا۔ اُس نے جو یہ رنگ دیکھا تو دونوں کو کئی ڈنڈے رسید کیے اور موٹی رسّی سے باندھ دیا۔ ہیرا اور موتی نے پھر بھی ہمت نہ ہاری۔ پھر اُسی طرح دیوار میں سینگ لگا کر زور کرنے لگے۔ آخر دیوار کا کچھ حصہ گر گیا۔ دیوار کا گرنا تھا کہ جانور اُٹھ کھڑے ہوئے۔ گھوڑے، بھیڑ، بکریاں، بھینسیں سب بھاگ نکلے۔ ہیرا، موتی رہ گئے۔ صبح ہوتے ہوتے مُنشیوں، چوکیداروں اور دوسرے ملازمین میں کھلبلی مچ گئی۔ اُس کے بعد اُن کی خوب مرمت ہوئی۔ اب اور موٹی رسّی سے باندھ دیا گیا۔

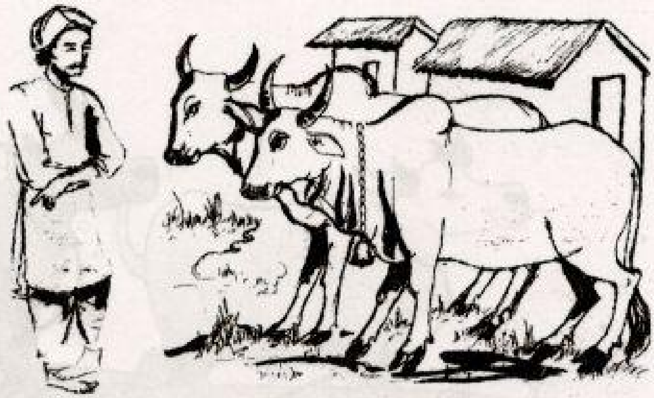

ایک ہفتے تک دونوں بیل وہاں بندھے پڑے رہے۔ خدا جانے کانجی ہاؤس کے آدمی کتنے بے درد تھے، کسی نے بے چاروں کو ایک تنکا بھی نہ دیا۔ ایک مرتبہ پانی دکھا دیتے تھے۔ یہی اُن کی خوراک تھی۔ دونوں کمزور ہو گئے، ہڈیاں نکل آئیں۔

ایک دن باڑے کے سامنے ڈگڈگی بجنے لگی اور دوپہر ہوتے ہوتے چالیس پچاس آدمی جمع ہو گئے۔

تب دونوں بیل نکالے گئے۔ لوگ آ آ کر اُن کی صورت دیکھتے اور چلے جاتے۔ ان کمزور بیلوں کو کون خریدتا! اِتنے میں ایک آدمی آیا، جس کی آنکھیں سُرخ تھیں، وہ منشی جی سے باتیں کرنے لگا۔ اس کی شکل دیکھ کر دونوں بیل کانپ اٹھے۔ نیلام ہو جانے کے بعد دونوں بیل اُس آدمی کے ساتھ چلے۔

اچانک انہیں ایسا معلوم ہوا کہ یہ رستہ دیکھا ہوا ہے۔ ہاں! ادھر ہی سے تو گیا اُن کو اپنے گاؤں لے گیا تھا، وہی کھیت، وہی باغ، وہی گاؤں ـــ اب اُن کی رفتار تیز ہونے لگی۔ ساری تکان، ساری کمزوری، ساری مایوسی رفع ہو گئی۔ ارے! یہ تو اپنا کھیت آ گیا۔ یہ اپنا کنواں ہے، جہاں ہر روز پانی پیا کرتے تھے۔

دونوں مست ہو کر کلیلیں کرتے ہوئے گھر کی طرف دوڑے اور اپنے تھان پر جا کر کھڑے ہو گئے۔ وہ آدمی بھی پیچھے پیچھے دوڑا آیا۔ جھوری دروازے پر بیٹھا کھانا کھا رہا تھا، بیلوں کو دیکھتے ہی دوڑا اور انہیں پیار کرنے لگا۔ بیلوں کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

اُس آدمی نے آ کر بیلوں کی رسّیاں پکڑ لیں۔ جھوری نے کہا: "یہ بیل میرے ہیں۔"

"تمہارے کیسے ہیں۔ میں نے نیلام میں لئے ہیں۔"ـــ وہ آدمی زبردستی بیلوں کو لے جانے کے لئے آگے بڑھا۔ اُسی وقت موتی نے سینگ چلایا، وہ آدمی پیچھے ہٹا۔ موتی نے تعاقب کیا اور اُسے کھدیڑتا ہوا گاؤں کے باہر تک لے گیا۔ گاؤں والے یہ تماشا دیکھتے تھے اور ہنستے تھے۔ جب وہ آدمی ہار کر چلا گیا تو موتی اکڑتا ہوا لوٹ آیا۔

ذرا سی دیر میں ناند میں کھلی، بھوسا، چوکر، دانا سب بھر دیا گیا۔ دونوں بیل کھانے لگے۔ جھوری کھڑا اُن کی طرف دیکھتا رہا اور خوش ہوتا رہا ـــ بیسیوں لڑکے تماشا دیکھ رہے تھے۔ سارا گاؤں مسکراتا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ اُسی وقت مالکن نے آ کر دونوں بیلوں کے ماتھے چوم لیے۔

☆منشی پریم چند

مشق

معنی یاد کیجیے:

چوکس — ہوشیار

بوجھ — وزن

چارہ — جانور کی خوراک

بے زبان — جس کو زبان نہ ہو، جانور

ناراضگی — غصّہ

باؤلا — بے چین

سالا — بیوی کا بھائی

خیر مقدم — استقبال

تنک کر — غصّہ میں آکر

دل بھاری ہونا — گھبرانا

برتاؤ — سلوک

خشک — سوکھا

ظالم — ظلم کرنے والا

سوچیے اور جواب دیجیے:

1۔ ہیرا، موتی گیا کے یہاں سے کیوں بھاگ آئے؟

2۔ جھوری کے دونوں بیلوں کا کیا نام تھا؟

3۔ دونوں بیلوں کو روٹیاں کون کھلاتا تھا؟

4۔ جھوری کے بیلوں کے ساتھ گیا نے کیسا برتاؤ کیا؟

خالی جگہوں کو بھریئے:

1۔ ایک بار جب رات کو............روٹی دیکر چلی گئی۔ (لڑکی، بیٹی)

2۔ زندگی میں پہلا موقع تھا کہ........کو تنکا بھی نہ ملا۔ (دانے، کھانے)

3۔ موتی غصہ کے مارے آپے سے.........ہو گیا۔ (باہر، اندر)

4۔ ان بیلوں سے اسے............ہو گئی۔ (دشمنی، ہمدردی)

الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

بیل، روٹی، چوکیدار، جھوری، ہمت

واحد سے جمع بنایئے:

روٹی، لڑکی، ماں، بیل، ہمدردی

نیچے دیئے گئے موضوع الفاظ کے سامنے مہمل الفاظ لکھیے :

☆ روٹی ......ووٹی......... کھانا ....

☆ بیل .... چائے ....

☆ گاؤں .... آدمی ....

☆ شرارت .... چارے ....

☆ کھیت .... زبان ....

غور کیجیے:

منشی پریم چند اردو اور ہندی کے مشہور کہانی کار ہیں۔ ''دو بیل'' ان کی ایسی کہانی ہے جس میں بیلوں کو کردار بنا کر دلچسپ باتیں کی گئی ہیں۔ ہیرا اور موتی نام کے دو بیلوں کی اپنے مالک جھوری سے محبت اور وفاداری اور گیا کی چھوٹی لڑکی کا بیلوں کو روٹی کھلانا ایسی باتیں ہیں جن سے ہمدردی اور وفاداری کا سبق ملتا ہے جو عام بچوں کیلئے سبق آموز بھی ہے اور دلچسپ بھی۔

عملی سرگرمی:

☆ منشی پریم چند کی کوئی دوسری کہانی مثلاً ''عیدگاہ'' اپنے درجہ میں اپنے ساتھیوں کو پڑھ کر سنایئے...